رَبَّ هٰذَا الْبَیْتَ اَنَا الَّذِیْ یَملکنی اللّٰہُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَھَا سُرَعَ مِنْ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلِیٌّ ظَھَرَ مِنِّیْ اَنَا الْمَمْدُوْحُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَنَا الْمَعْنٰی الَّذِیْ لَا یَقَعُ عَلَیْہِ اِسْمٌ وَلَا شِبْہٌ اَنَا اُظْہِرُ الْاَشْیَاءَ الْوُجُوْدِیَّۃِ کَیْفَ اَشَآءُ اَنَا بَابُ حِطَّتِہِمْ الَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ فِیْھَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

(بحر المعارف ص ۳۶۶)

(مشارق الانوار ص)

میں ہوں جس کے پاس اللہ کے اسمائے اعظم سے بہتر[۱] اسماء ہیں میں مشرق سے مغرب تک خلائق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں میں ہوں کعبہ اور بیت الحرام اور بیت العتیق جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ پس اس گھر (بیت)

کے رب کی عبادت کریں میں وہ ہوں کہ جس کو اللہ ایک چشم زدن میں مشرق سے مغرب تک تمام روئے زمین کا مالک کر دے گا۔ میں ہوں محمد مصطفیٰؐ اور میں ہوں علی مرتضیٰ جس طرح کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ علیؑ مجھ سے ظاہر ہوا ہے میں روح القدس کا ممدوح ہوں میں وہ ہوں کہ جس پر کسی نام یا شبہ کا اطلاق نہیں ہوتا میں اشیائے وجودیہ کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں میں ان کے لئے باب حطہ ہوں (یعنی نجات کا دروازہ) جو اس میں داخل ہونا چاہیے۔ سوائے خدائے علی وعظیم کے کوئی قوت نہیں اللہ کی رحمت نازل ہو محمدؐ اور ان کی آل پر تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو پالنے والا ہے تمام عالمین کا۔

⁂

خطبۂ افتخاریہ

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اس خطبہ میں ارشاد فرمایا:۔

انا اخو رسول اللّٰہ و وارث علمہ و معدن حکمتہ و صاحب سرہ و ما انزل

میں برادر رسول اور ان کے علم کا وارث ان کی حکمت کا معدن اور ان کا رازدار ہوں۔ ایک ایک حرف جو خدا نے

ع۱: رادفہ: صور کا پہلی دفعہ پھونکنا

ع۲: لصحہ: صور کا دوسری دفعہ پھونکنا

الله حرفاً فی کتاب من کتبه والا وصالی
وزادنی علم ما کان وما یکون الی یوم
القیمة اعطیت علم الانساب والاسباب
واعطیت الف مفتاح یفتح کل مفتاح
الف باب ومددت بعلم القدر
وانّ ذالک یجری فی الاوصیاء من
بعدی ما جری اللیل والنهار حتی
یرث الله الارض ومن علیها وهو
خیر الوارثین۔ اعطیت الصراط و
المیزان واللوا والکوثر انا المقدم
علی بنی ادم القیمة انا المحاسب للخلق
انا منزلهم منازلهم۔ انا عذاب
اهل النارات کل ذالک فضل
من الله علیّ ومن انکرن لی فی
الارض کرّة بعد کرّة وعود بعد
رجعة حدیث کما کنت قدیما
فقد ردّ علینا من ردّ علینا فقد ردّ
علی الله انا صاحب الدعوات
انا صاحب الصلواة انا صاحب
النفحات انا صاحب الدلالات انا
صاحب الایات العجیبات۔ انا عالم
اسرار البریات انا قرن من حدید
انا منزل الملائکة منازلها۔ انا
اخذ العهد علی الارواح فی الازل
انا منادی لهم الست بربکم بامر

اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھ کو پہونچ گیا
گذشتہ کا اور قیامت تک جو کچھ واقع ہونے والا ہے
سب علم مجھے دیا گیا۔ مجھے علم انساب و اسباب عطا کیا
گیا ہے اور مجھ کو ہزار مفاتیح علم عطا کی گئی ہیں جن میں
سے ہر مفتاح سے مزید ہزار ہزار مفتاح علم کھلتے ہیں۔
اور مجھے علم تقدیر سے امداد دی گئی ہے اور بیشک یہی
سلسلہ میرے بعد میرے اوصیاء میں جاری رہے گا
جب تک لیل و نہار باقی ہیں یہاں تک کہ خدا زمین
اور اہل زمین کا وارث ہو جائے گا کہ وہ بہترین وارث
ہے اس نے مجھ کو صراط میزان لوا اور کوثر عطا کیا۔ یوم
قیامت میں ہی تمام بنی آدم پر مقدم رہوں گا اور تمام
مخلوق کا حساب لوں گا اور ان کو ان کے درجات میں جگہ
دوں گا میں ہی اہل نار کو عذاب دوں گا۔ بہ تحقیق کہ یہ سب
خدا کی جانب سے مجھ پر اس کا فضل ہے اور جس نے اس
بات سے انکار کیا کہ مجھے زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت
کے بعد آنا ہے تو اس نے ہماری تردید کی جس نے ہماری
تردید کی اس نے خدائے قدیم کی بات کو رد کیا۔ میں ہی
صاحب دعوات ہوں۔

میں ہی نماز والا ہوں (ہر زمانہ میں اور ہر دور
میں میں نے نماز ادا کی) میں صاحب صور ہوں۔ میں ہی
(خدا کے وجود کی) دلیلوں کا مالک ہوں۔ میں عجیب عجیب
آیات والا ہوں۔ میں تمام مخلوقات کے اسرار کا عالم ہوں
میں (خدا کے دشمنوں کو فنا کرنے والا) آہنی سینگ ہوں۔
میں ہی فرشتوں کو ان کے مراتب پر مقرر کرتا ہوں۔ میں
ہی نے روز ازل ارواح سے عہد لیا تھا میں ہی نے قیوم

قیوم لم یزل۔ انا کلمة الله الناطقة
فی خلقه انا اخذ العهد علی جمیع
الخلائق فی الصلوٰة انا غوث الارامل
والیتمیٰ۔ انا باب مدینة العلم
انا کهف الحلم انا دعامة الله
القائمة انا صاحب لواء الحمد
انا صاحب الهبات بعد الهبات
ولو اخبرتکم لکفرتم، انا قاتل
الجبابرة انا ذخیرة فی الدنیا والآخرة
انا علم المهتدین انا صاحب الیمین
انا عین الیقین انا امام المتقین
انا السابق الی الدین انا حبل الله المتین
انا الذی املاءها عدلاً کما ملئت ظلماً
وجوراً بسیفی هذا۔ انا صاحب جبرئیل
انا تابع میکائیل۔ انا شجرة الهدیٰ انا
علم التقی انا حاشر الخلق الی الله
بالکلمة التی یجمع بها الخلایق انا
منشاء الانام انا جامع الاحکام انا
صاحب القضیب الازهر والجمل
الاحمر انا باب الیقین انا امیر المومنین
انا صاحب الخضر انا صاحب البیضاء انا
صاحب الفیحاء انا قاتل الاقران
انا سید الشجعان۔ انا صاحب القرون
الاولین انا الصدیق الاکبر انا الفاروق
الاعظم انا المتکلم بالوحی انا صاحب

لایزال کے حکم سے ان کے لئے الستُ بربکم کی ندا
دی تھی میں اس کی مخلوق میں بولتا ہوا کلمہ رہا ہوں میں
ہی نے تمام مخلوق سے صلوٰۃ سے متعلق عہد لیا ہے میں
ہی بیواؤں اور یتیموں کا فریاد رس ہوں، میں ہی رسول
خدا کے (شہر علم کا دروازہ ہوں۔ میں حلم کا پہاڑ ہوں
میں اللہ کا قائم ستون ہوں میں ہی صاحب لوائے حمد ہوں
میں ہی بار بار بخششیں کرنے والا ہوں۔ اگر میں تمام امور سے
تمہیں مطلع کردوں تو تم انکار کرنے لگو برداشت نہ کرسکو
گے) میں ہی جابرین کو قتل کرنے والا ہوں میں دنیا و آخرت
کا ذخیرہ ہوں۔ میں مومنین کا سردار اور ہدایت یافتوں کا
نشان ہدایت ہوں۔ میں ہی صاحب یمین، عین الیقین اور
متقیوں کا امام ہوں میں ہی دین میں سبقت کرنے والا اور
اللہ کی مضبوط رسی ہوں۔ میں میری ہی اس تلوار سے زمین
کو عدل و انصاف سے پر کرنے والا ہوں جس طرح کہ ظلم و
جور سے بھری ہوگی میں ہی جبرئیل کا صاحب و سردار ہوں
اور میکائیل سے کام کا مطالبہ کرتا ہوں میں ہی شجرہ ہدایت
ہوں اور تقویٰ و پرہیزگاری کا علم ہوں۔ میں ہی مخلوق کو
اللہ کی طرف اس کلمہ سے جمع کرنے والا ہوں جس سے ساری
خلائق مجتمع ہوتی ہے میں سرچشمہ ہوں مخلوق کا میں ہی
جامع احکام ہوں میں ہی روشن عصا اور سرخ اونٹ
والا ہوں (جو زمانہ رجعت میں لشکر یمنی کے ساتھ ظاہر
ہوگا) میں ہی باب یقین، امیر المومنین، صاحب خضر
اور صاحب ید بیضا ہوں میں صاحب قصر بیضا اور
جوش کنندہ جہنم کا مالک ہوں۔ قرن با قرن میں دشمنان
خدا کا قاتل رہا ہوں میں بہادروں کو فنا کرنے والا

النجوم انا مدبرها بامر ربی وعلم
الله الذی خصنی به انا صاحب
الرایات الصفر والحمر انا الغائب
المنتظر لامر عظیم انا المعطی انا
المبذل انا القابض علی القلب انا
الواصف لنفسی انا الناظر لدین
ربّی انا الحامی لابن عمّی انا مدرجه فی
الاکفان انا ولی الرحمٰن انا صاحب
الخضر وهارون انا صاحب موسیٰ
ویوشع بن نون۔ انا صاحب الجنة
انا صاحب القطر والمطر انا صاحب
الزلازل والخسوف انا مروع الالوف
انا قاتل الکفار انا امام الابرار
انا البیت المعمور۔ انا سقف المرفوع
انا بحر المسجور انا باطن الحرم۔ انا
عماد الامم انا صاحب الاسم
الاعظم هل من ناطق بینا طقنی
ولولا انا اسمع کلامُ الله وقول
رسول الله لوضعت سیفی فیکم
وتقتلکم اخرکم انا شهر رمضان
انا لیلة القدر۔ انا ام الکتاب انا فصل
الخطاب انا سورة الحمد انا
صاحب الصلوٰة فی الحضر والسفر بل
نحن الصلوٰة والصیام واللیالی والایام
والشهور والاعوام۔ انا صاحب الحشر

ہوں میں ہی قرون اول کے لوگوں کا مالک رہا ہوں میں
صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہوں۔ میں وحی ہی کی وجہ سے
بات کرتا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں اور ان کو اپنے
رب کے حکم سے اور اس علم کے ذریعہ جس سے اللہ نے
مجھے مخصوص کیا ہے گردش دیتا ہوں میں ہی زرد اور
سرخ علم والا ہوں میں ہی وہ غائب ہوں جس کا امر عظیم
کے لئے انتظار کیا جاتا ہے۔ میں ہی عطا کرنے والا اور
میں ہی خرچ کرنے والا ہوں میں ہی دل پر قابو رکھنے والا
ہوں میں ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں میں ہی اپنے
پروردگار کے دین کا نگران ہوں۔ میں اپنے ابن عم کا حامی
ہوں۔ میں ہی ان کو کفن میں لپیٹنے والا اور خدائے رحمٰن کا
ولی ہوں میں خضر و ہارون کا صاحب ہوں۔ میں موسیٰؑ
اور یوشع بن نون کا صاحب ہوں میں جنت کا مالک
ہوں میں ہی زلزلوں کا اور زمینیات کو اندر دھنسا دینے
کا مختار و مالک ہوں میں ہزاروں کو ڈرانے والا اور
کفار کا قاتل ہوں میں امام الابرار ہوں میں ہی (عالم
روحانی میں) بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مسجود
ہوں۔ میں ہی باطن حرم ہوں۔ میں تمام امتوں کا سہارا
ہوں میں ہی اسم اعظم کا حامل ہوں کیا کوئی ہے جو میرے
نطق پر زبان کھول سکے اور اگر میں کلام خدا اور قول
رسول خدا نہ سنتا ہوتا تو تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر
دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا میں حقیقت ماہ رمضان
اور شب قدر کا راز ہوں۔ میں ہی ام الکتاب اور
میں ہی فصل خطاب ہوں میں ہی فاتحہ (کتاب تکوین و
تدوین) ہوں۔ میں ہی سفر و حضر میں صاحب نماز ہوں

والنشر انا العابد والمعبود انا الشاهد و
المشهود انا صاحب السندس الاخضر
انا المذکور فی السموات والارض۔
انا الماضی مع رسول اللہ فی السموات۔
انا صاحب الکتاب والقوس۔ انا صاحب
شیث ابن آدم۔ انا صاحب موسیٰ و
آدم انا بی ضرب الامثال انا صاحب
السماء الخضراء وصاحب الدنیا الغبراء
وانا صاحب الغیث بعد القنوط ھا انا ذا
فمن ذا مثلی۔ انا صاحب البحر الاکدر
انا متکلم الشمس انا الصاعقة علی
الاعداء انا غوث من اطاعنی من الوری
واللہ ربی لا الٰہ غیرہ وان للباطل
جولہ وللحق دولة۔ وانی ظاعن عنقریب
فارتقبوا الفتنة الامویة والدولة
الکسرویة ثم تقبل دولة بنی
عباس بالفزع والیاس وبنی مدینة
یقال لھا الزوراء بین دجلة ودجیل
والفرات ملعون من سکنھا منھا یخرج
طینة الجبارین تعلی فیھا القصور و
تسبل الستور ویتعاملون بالمکر
والفجور فیتداولھا بنی العباس لہ
ملکا عدد الملک ثم الفتنة الغبراء
والقلادة الحمراء وفی عقبھا قائم الحق
ثم اسفر عن وجھی بین اجنحة الاقالیم

بلکہ ہم ہی (حقیقت) صوم وصلوٰۃ روز و شب اور ماہ و
سال ہیں۔ میں ہی صاحب حشر و نشر ہوں میں ہی امت
محمدی کا بوجھ ہلکا کرنے والا ہوں میں ہی باب سجود ہوں۔
مصداق فادخلوا الباب سجدا و باب الحطة)
میں ہی عابد و معبود (مظہر معبود) اور شاہد و مشہود ہوں
میں ہی جنت کے دیبائے سبز کا مالک ہوں۔ میں وہ ہوں
جس کا ذکر آسمانوں اور زمین میں ہوتا ہے میں ہی رسول
اللہ ص کے ساتھ آسمانوں سے گذرنے والا ہوں۔ میں ہی
صاحب کتاب و قوس (قاب قوسین) ہوں میں شیث
ابن آدم کا ساتھی اور موسیٰ ع و آدم کا مددگار ہوں مجھ سے
ہی مثالیں بیان کی جاتی ہیں میں ہی آسمان سبز اور گرد آلود
زمین کا مالک ہوں میں ہی مایوسیوں کے بعد فریاد رس ہوں
آگاہ ہو جاؤ کہ میرا یہ مرتبہ ہے پس کون ہے میرے مثل
میں ہی رعد اکبر اور عمیق نیلے سمندر کا مالک ہوں۔ میں
ہی آفتاب سے کلام کرنے والا ہوں میں ہی دشمنان خدا
پر برق عذاب ہوں اور ان کا فریاد رس ہوں جو اس کی
اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ میرا پالنے والا ہے۔ اس کے سوا
کوئی اللہ نہیں۔ بیشک باطل کے لئے ایک جولانی ہے اور
حق کے لئے حکومت و دولت۔ بیشک میں عنقریب دنیا سے
کوچ کرنے والا ہوں پس تم اموی فتنہ اور حکومت کسریٰ
کے منتظر رہو اس کے بعد بنی عباس کی حکومت ہوگی جو
خوف و یاس ساتھ لائے گی اور ایک شہر بنایا جائے گا
جس کا نام زوراء (بغداد) ہوگا جو دجلہ اور دجیل و
فرات کے درمیان ہوگا جو اس میں سکونت پذیر ہوگا۔
ملعون ہوگا اسی مقام سے جباروں کی طینت نکلے گی اس پر

کالقمر المضی المضی الکواکب الاوان لخروجی علامات عشرة اولها تحریق الرایات فی ازقة الکوفة وتعطیل المساجد وانقطاع الحج وخسف وقذف بخراسان وطلوع الکواکب المذنبة واقتران النجوم وهرج ومرج وقتل ونهب فتلك علامات عشرة ومن العلامة الی العلامة عجب فاذا تمت العلامات قائما قائم الحق۔

قصر بلند کئے جائیں گے اور پردے لٹکائے جائیں گے اور لوگ مکر و فجور کے ساتھ عمل کریں گے پھر باری باری بنی عباس اس کو لیں گے اور اس کے بعد فتنہ، سیاہ و سرخ گلو بند (یعنی قتل و غارت) واقع ہوں گے اس کے بعد حق قائم ہوگا پھر اس کے بعد میں اپنا چہرہ (زمانہ رجعت میں) تمام اقالیم کو دکھاؤں گا جس طرح ستاروں میں ماہ تاباں آگاہ رہو کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں اول یہ کہ کوفہ کے کوچہ و بازار میں فوجی نشانوں کا پھرنا۔ مساجد کا نمازوں سے معطل رہنا حج کا منقطع ہونا خراسان میں زمین کا دھنس جانا۔ دمدار ستاروں کا طلوع ہونا ستاروں کا قران، بگاڑ و فساد اور قتل و لوٹ و غارت پس یہ دس علامات ہیں ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب امور ظاہر ہوں گے۔ پس جب یہ علامتیں پوری ہو جائیں قائم ظاہر ہو جائیں گے۔

ثم قال :۔

معاشر الناس نزھوا ربکم ولا تسیروا الیہ فمن حد الخالق فقد کفر بالکتاب الناطق

پھر فرمایا :۔

اے لوگو تمہارے رب کو صفات عبودیت سے منزہ و پاک رکھو اور اس کی طرف اشارہ نہ کرو (کہ وہ ایسا ہے یا ویسا ہے) پس جس نے خالق کی حد قرار دی اس نے کتاب اللہ ناطق سے کفر کیا۔

ثم قال :۔

طوبی لاھل ولایتی الذین یقتلون فیّ ویطردون من اجلی ھم خزان فی ارضہ لا یفزعون یوم الفزع الاکبر انا نور اللہ الذی لا یطفیٰ انا السر الذی لا یخفی۔

پھر فرمایا :

خوشا حال میرے اہل ولایت کا جو میرے حق میں یہ سب کچھ قبول کرتے ہیں اور میری وجہ دربدر کئے جاتے ہیں وہ خدا کی زمین پر اس کے خزانہ دار ہیں اور روز قیامت کے خوف سے مامون ہیں میں خدا کا وہ نور ہوں جو گل نہیں ہوتا اور میں اس کا وہ راز ہوں جو پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

مشارق الانوار
کوکب دری قدیم وغیرہ

نوٹ :۔ اس خطبہ میں بھی حضرت امیر المومنین علیہ السلام عظمت وجلال الٰہی اور اپنے اسرار ولایت بیان فرمائے ہیں ۔ البتہ بعض جملے دقیق اسرار کے حامل ہیں ان میں سے ایک فقرہ جو اکثر طبائع میں کھٹک سکتا ہے وہ کلمہ ہے انا العابد والمعبود ہو کہ حضرت نے اپنے نفس کو معبود کیسے فرمایا۔ مگر توحید باری تعالیٰ کے اقرار کے بعد ظاہر ہے کہ آپ کا یہ جملہ صرف مجازی معنی کا حامل ہے اس لئے کہ معبودیت کا ادعا اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وحدت ومعبودیت حق سے انکار ہو بس اس جملہ کی معنی ومطلب یہ ہوگا کہ آپ مظہر معبودیت ہیں عابد جس قدر عبادت میں اور عبد جس قدر عبودیت میں بڑھتا ہے اسی قدر وہ مظہر اوصاف معبود اور متخلق باخلاق معبود ہوتا جاتا ہے۔

اس کو عارفین کی زبان میں یوں بھی کہا جاتا ہے کہ العبودیۃ جوھرۃ کنھھا الربوبیۃ یعنی عبودیت کاملہ وہ جوہر ہے جس کی کنہ ربوبیت کی حقیقت ہے۔ کمال عبودیت مقام وصال بساحت قدس ربوبیت ہے۔ لہٰذا ہر ذی علم کو چاہیئے کہ اپنی عقل وفہم اور ایمان ومعرفت کے مطابق تاویل کر لے اور نافہمی کی وجہ انکار کر کے ضلالت کفر میں نہ جا گرے۔ ارشادات امام کا انکار آسان ہے مگر دولت ایمان کا سنبھالنا مشکل ہے۔

خطبة التطنجيّه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علیؑ تم قسیم الجنت والنار ہو تمہاری ہی محبت کی وجہ ابرار اور فاجرین کی شناخت کی جاتی ہے اور نیک وشریر لوگوں میں تمیز کی جاتی ہے اور مومن وکافر پہچانا جاتا ہے اسی ارشاد سے اس مشہور خطبہ پر دلیل لی جاتی ہے جو تطنجیہ کے نام سے مشہور ہے جس کا ظاہر عجیب اور باطن بے انتہا عمیق ہے پس اس کے پڑھنے والے کو کوفہ اور مدینہ کے درمیان پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

الحمد للہ الذی فتق الاجواء وخرق الھواء وعلق الارجاء واضاء الضیاء واحیی الموتیٰ وامات الاحیاء احمدہ حمداً سطع فارتفع وشعشع فلمع حمداً یتصاعد فی السماء ارسالہ ویذھب فی الجو اعتدالہ خلق السموات بلا دعائم واقامھا بغیر

تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے فضا کو پھیلایا۔ ہواؤں کو جاری کیا امیدوں کو معلق کیا اور روشنی کو چمکایا، مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو مارتا ہے میں اس کی ایسی حمد کرتا ہوں جو ساطع اور بلند ہو کر چکا چوند پیدا کی متجلی ہوئی اور صعود کرتی ہے آسمانوں میں اور گذرتی ہے خلا میں سے اعتدال کے ساتھ۔ اس نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے اور قائم کیا ان کو بغیر